۱۳۸واں باب

سُوۡرَةُ اٰلِ عِمۡرٰن [آیات ۱ تا ۳۳]

یہود و نصاریٰ کو غزوہ بدر کے تناظر میں دعوتِ ایمان

۳۰۶	تمام اہلِ کتاب کو آیات سے رو گردانی پر انتقام کی دھمکی
۳۱۲	انسانوں کی مرغوبات اور اللہ کا انسان مطلوب
۳۱۵	صاحبانِ اقتدار کا اہلِ حق پر ظلم
۳۱۶	اہلِ کتاب گم راہی کی آخری حدوں تک کیوں پہنچے
۳۱۸	اہلِ ایمان اپنے لوگوں کو چھوڑ کر دوسروں کو دوست نہ بنائیں

۱۳۸واں باب

یہود و نصاریٰ کو غزوہ بدر کے تناظر میں دعوتِ ایمان

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن آیات ۱تا۳۲

جب مدینے میں اسلام کے قدم جما لینے سے حق و باطل کی کشمکش کانٹے کے ایک مرحلے [critical stage] میں داخل ہو گئی تو اللہ کی مشیت نے غزوہ بدر کو اپنے تمام واقعات، انداز اور نتیجہ کے جلو میں ایک فرقان [وضاحت کے ساتھ بیان کر دینے والی دلیل و شہادت] بنا دیا۔ مگر اس فرقان سے اثر پذیری انسانوں کے مختلف طبقات پر مختلف انداز سے تھی۔ مدینے میں بسنے والے جاں نثارانِ محمد ﷺ سے لے کر... کلمہ گو حیران و پریشان منافقین و یہود تک، شہرِ مکہ میں بدر کے لگائے خاموشی سے زخم چاٹتے مرثیہ خواں قریش سے لے کر.... دلوں میں ایمان چھپائے ہجرت سے باز رہ جانے والے بزدلوں اور نہ نکل پانے والے مستضعفین تک اور مکے اور مدینے کے اطراف میں آباد قبائل سے لے کر..... روم و ایران کی سلطنتوں تک آباد سبھی انسانی گروہوں نے غزوہ بدر کو اور اُس کے انجام کو چشمِ حیرت سے دیکھا تھا اور مختلف انداز کے اندیشوں اور ارادوں میں اپنے آپ کو مبتلا پایا تھا۔ اِس پسِ منظر میں سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کو نازل ہوتا ہوا دیکھیے!

۱۰۶: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن [۳ : ۳ تِلْكَ الرُّسُلُ] [تنزیلی اعتبار سے ۱۰۶ نمبر پر، مصحف کی تیسری، تیسرے پارے میں]

پچھلے برس سورۃ البقرہ تفصیل سے یہود کو اُن کی تاریخ بتا کر شرم دلاتی اور ایمان کی طرف بلاتی رہی تھی، اب حالات نے ایک پلٹا کھایا تھا، یہود جس بات کو سنجیدگی سے نہیں سن پا رہے تھے بدر کے بعد اب جان گئے تھے کہ معاملہ آسان نہیں ہے، ماحول بات کو سمجھنے کے لیے سازگار تھا اس لیے یہود کے ساتھ نصاریٰ کو بھی ایک ہی انداز کے دلائل کے ساتھ قرآن مجید نے پکارنا شروع کیا، کاش وہ اپنے پاس موجود تورات اور انجیل ہی کو اس طرح پڑھ لیتے جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے۔ افسوس کہ یہودی علماء کی گھُٹّی میں پڑی دین فروشی اور انانیت نے اُنھیں قبول حق کی جانب نہیں آنے دیا۔ یہود ہوں، عیسائی یا مسلمان؛ سب کے لیے ایک ہی پیغام ہے کہ اللہ کی نازل کردہ آیات سے روگردانی کفر ہے اور شدید عذابِ ذلت و رسوائی کے ذریعے اللہ اس کا انتقام لے کر رہے گا، مکمل آیات کی تلاوت سے قبل اشارات پر غور فرمائیں: **اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ**... **وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ**.... **كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ**

تمام اہلِ کتاب کو آیات سے روگردانی پر انتقام کی دھمکی

بات کا یوں آغاز ہے کہ ایک اللہ ہی کی ذات ہے جو ہمیشہ زندہ رہنے والی اور ساری کائنات کو سنبھالنے والی ہے۔ صرف

ایک اللہ ہی کا حیّ و قیّوم ہونا وہ کانٹے کی بات ہے، جو یہود و نصاریٰ کی کتب میں موجود تھی لیکن اُنھوں نے اپنے نبیوں کو کائنات کے چلانے، دعاؤں کو سننے اور مشکلوں کو دور کرنے میں اللہ وحدہ لاشریک کا ساجھی بنا لیا تھا اور یہی نہیں بلکہ اُن کو اللہ کی اولاد تک گردانتے تھے، جس طرح آج کل شرک کے خوگر مسلمانان رسول اللہ ﷺ کو خدائی کے مرتبے تک پہنچا دیتے ہیں۔ کہا گیا کہ یہ نازل ہونے والا قرآن سابقہ کتبِ آسمانی کی تصدیق کر رہا ہے، اب جو لوگ اس کا قولی یا عملی طور پر انکار کریں گے اُن کے لیے سخت سزا ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، نافرمانوں سے انتقام لے کر رہے گا، لوگوں کے اعمال ہی نہیں اُن کے پیچھے کار فرما نیتوں کو بھی دیکھ (monitor) رہا ہے، زمین آسمان میں کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں ہے۔

میدانِ بدر میں آئمۃ الکفر کی سر کٹی لاشیں شہادت دے رہی ہیں کہ اللہ کو یہ بات نہایت ہی ناپسند ہے کہ اُس کی آیات کو کھیل اور مذاق بنایا جائے۔ یہ کام پہلے تورات اور انجیل کے ساتھ اُن کے حاملین نے کیا، اب محمد ﷺ پر یہ فرقانِ مجید نازل ہو رہا ہے، جو اس کے ساتھ یہ سلوک روا رکھے گا اُسے اللہ کے عذاب اور انتقام کی دھمکی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ لوگ قرآن اس طرح پڑھیں گے جس طرح پانی کو پیا جاتا ہے۔ ان کے حلق سے قرآن نیچے نہیں اترے گا، پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اپنے حلق پر رکھا اور فرمایا یہاں سے نیچے نہیں اترے گا۔ [المعجم الأوسط ۸۲۵]۔ امت مسلمہ کے تمام لوگوں کو اِس پر غور کرنا چاہیے، چند ماہانہ مشاہروں پر ہمارے لوگ مساجد میں، سوشل پروگراموں اور ٹی وی پر قرآن کو پڑھ لیتے اور سنا دیتے ہیں مگر عمل تو جب کریں، جب اُس فلسفے کا کوئی ادراک ہو جو بدر میں کار فرما تھا، کجا کہ دنیا کو اس کی طرف دعوت دے سکیں، اِن کو تو وارثین انبیاء کے منصب پر فائز کیا گیا تھا۔ آیات کا کفر اور استہزاء قولی ہو یا عملی اللہ کے عذاب اور انتقام کو دعوت دیتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ الٓمّٓ ﴿ۚ۱﴾ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۙ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ؕ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَ اَنۡزَلَ التَّوۡرٰىۃَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ قَبۡلُ ہُدًی لِّلنَّاسِ وَ اَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ۬ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ؕ وَ اللّٰہُ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخۡفٰی عَلَیۡہِ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ؕ﴿۵﴾

الٓمّٓ ○ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں، وہ ہمیشہ زندہ اور ساری کائنات کو سنبھالے رہنے والی ہستی ہے اُس نے تم پر سچائیوں کو بیان کرنے والی یہ کتاب اُتاری ہے، جو پہلے سے آئی ہوئی کتب کی صداقت پر گواہی دیتی ہے۔ وہ اس سے پہلے انسانوں کی ہدایت کے لیے تورات اور انجیل نازل کر چکا ہے، اور وہی اب یہ فرقان نازل کر رہا ہے۔ اب جو لوگ اِس کی آیات کا انکار کریں، اُن کے لیے سخت سزا ہے اور اللہ غالب ہے انتقام لے کر رہنے والا ہے۔ بلاشبہ زمین اور آسمان میں کوئی چیز اللہ سے چھپی ہوئی نہیں ہے ○

الٓمّٓ ۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی الہٰ نہیں، وہ ہمیشہ زندہ اور ساری کائنات کو بنانے، اپنی مرضی سے چلانے اور جب تک چاہے اسے سنبھالے رہنے والی ہستی ہے۔اُس ہی نے اے محمدؐ تم پر یہ ازلی ابدی، گزری اور آنے والی سچائیوں کو بیان کرنے والی ایسی کتاب اُتاری ہے جو پہلے سے آئی ہوئی کتب کے الہامی ہونے اور اُن کے مندرجات کے من جانب اللہ ہونے کی صداقت پر گواہی دیتی ہے۔ وہ حیّ و قیوم ذات، اِلٰہ العالمین اس کتاب کے نازل کرنے سے پہلے انسانوں کی رہ نمائی و ہدایت کے لیے زندگی گزارنے کے طریقے بتانے والی تورات اور انجیل بھی نازل کر چکا ہے، اور وہی ہے، جو اب یہ قرآن مجید، حق اور باطل کا فرق دکھانے والی کتاب فرقان کہیں جسے، نازل کر رہا ہے۔اب جو لوگ اِس کی آیات یعنی اِس کے مندرجات، فرامین و فرمودات کا انکار کریں، اِن کے سچ ہونے میں شبہ کریں یا اپنی زندگیوں میں رو بعمل لانے سے رو گردانی کریں، اُن کے لیے سخت سزا ہے اور اللہ غالب ہے اور اپنی کتاب اور رپنے دین اسلام کا مذاق اڑانے والوں سے انتقام لے کر ہی رہنے والا ہے۔ دلوں میں اُٹھنے والے خیالات سمیت، زمین اور آسمان میں کوئی چیز اللہ سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کو، خصوصاً انصار کو یہ خواہش تھی اور امید بھی کہ توحید، آخرت اور ایک آنے والے نبی کا تذکرہ کرنے والے اہلِ کتاب بھی اُن کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں گے۔ بدر کی فتح نے یقیناً اُن کے ایمان میں اضافہ کیا اور وہ جان گئے کہ اللہ اور اُس کے رسولؐ کے وعدے سچے ہیں۔ بلاشبہ اُن کے دماغوں میں یہ سوال شدت سے اُٹھا ہوگا کہ کیوں کر یہ اہلِ کتاب لوگ ایمان سے دور ہیں؟ اگلی آیاتِ مبارکہ میں اس خلجان سے پردہ اُٹھایا جارہا ہے؛ غزوہ بدر میں مشرکینِ مکہ پر عذاب ٹوٹنے اور ایک نوع کی حجت تمام ہونے کے بعد اس خلجان سے پردہ اُٹھانا دو وجوہات سے اور بھی بہت ضروری تھا اوّل یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ یہود پر اپنے ماننے والوں کے ہاتھوں کسی عذاب کو بھیجنے سے قبل متنبہ کر دے کہ اُن کے درمیان کون سے فتنہ گر ہیں جو ابو جہل، عتبہ، شیبہ، نضر، ولید وغیر ھم کی مانند اس عذاب کو دعوت دے رہے ہیں، یہود پر یہ عذاب گھنگور گھٹا کی طرح تلا کھڑا تھا، کچھ ہفتوں کی دیر تھی کہ تین قسطوں میں آنے والے ہولناک عذاب کی پہلی قسط بنو قینقاع پر ٹوٹ پڑے، کاش بنو قینقاع اپنے ایمان فروش علماء کے شر سے پناہ حاصل کر لیتے۔

اگلی آیاتِ مبارکہ میں فرمایا جارہا ہے کہ اللہ کی قدرت کے استحضار کے لیے کیا یہ دیکھنا ہی کافی نہیں کہ وہ حقیر قطرے سے ماؤں کے پیٹ میں تمھاری شکلیں اور صورتیں، جیسی چاہتا ہے بنا دیتا ہے۔اُس بڑے خالق و مالک نے جو کتابیں نازل فرمائیں اُن میں ہمیشہ واضح اور محکم آیات کے ساتھ متشابہات بھی رہی ہیں۔ حاملین کتاب کے درمیان اِن دو طرح کی آیات کے حوالے سے دو گروہ رہے ہیں؛ اوّل ایمان لانے اور اللہ سے ڈرنے والے مخلصین واضح اور محکم

آیات سے ایمان میں بالیدگی اور زندگی میں اپنے روّیوں کے لیے ہدایت حاصل کرتے رہے ہیں، اِن کے دلوں میں اللہ کا خوف ہی اِن کے رسوخِ علم کی دلیل ہے۔

دوسرا گروہ پیشہ ور، لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھانے والے 'ماہرینِ کتاب' کا رہا ہے جو ہمیشہ متشابہات کی دور از کار تاویلات میں پڑے رہے ہیں اور اپنی قیل و قال سے دین کا حلیہ بگاڑتے اور تفرقے ڈالتے رہے ہیں، اِن کو سوائے اپنی علمیت جتانے اور لوگوں کو اللہ کے بجائے اپنا پیروکار بنانے کے کوئی دوسری غرض نہیں رہی ہے۔ اللہ سے ڈرنے والے پہلی طرح کے لوگ اِن دوسری طرح کے لوگوں کے شر سے ہمیشہ اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اور کہتے ہیں "اے ہمارے پرورد گار! ہدایت بخشنے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کر دیجیو۔ ہمیں اپنے خزانہ خاص سے رحمت عطا کر کہ تُو بڑا ہی عطا کرنے والا ہے" آیے، اگلی آیاتِ مبارکہ تلاوت کریں اور اُن پر تدبر کریں۔

هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ
یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ
﴿۶﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ
اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ
مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ
فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ
الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَ مَا یَعْلَمُ
تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؔۘ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ
یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ
مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا لَا
تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَ هَبْ لَنَا
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ
﴿۸﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا
رَیْبَ فِیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
﴿۹﴾ ١٦ ١٦

وہی تو ہے جو ماؤں کے پیٹ میں تمھاری صورتیں، جیسی چاہتا ہے بنا دیتا ہے، اُس زبردست حکمت والے کے سوا کوئی اور اِلٰہ نہیں ہے○ وہی اللہ ہے، جو یہ کتاب تم پر نازل کر رہا ہے۔ اس کتاب میں محکم آیات ہیں، یہی کتاب کی اصل بنیاد ہیں اور دُوسری ایسی جو متشابہ آیات ہیں۔ جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے، وہ فتنے کی تلاش میں متشابہات کے پیچھے رہتے ہیں اور اُن کی تاویلیں کرتے ہیں، حالانکہ اُن کا اصل مفہوم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اِن کے مقابلے میں علم کی گہرائیوں میں غوطہ زن کہتے ہیں ہم ان پر ایمان لائے، یہ سب ہمارے رب کے پاس سے آئی ہیں۔ نصیحت تو صرف اللہ سے ڈرنے والے دانش مند ہی حاصل کر پاتے ہیں○ اے ہمارے پروردگار! ہدایت بخشنے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کر دیجیو۔ ہمیں اپنے خزانہ خاص سے رحمت عطا کر کہ تُو بڑا ہی عطا کرنے والا ہے○ اے ہمارے رب! تو یقیناً لوگوں کو ایک دن جمع کرنے والا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ یقیناً اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی کرنے والا ہرگز نہیں ہے○ ١٦

وہی تو ہے جو ماؤں کے پیٹ میں تمھاری شکلیں اور صورتیں، جیسی چاہتا ہے بنا دیتا ہے، اُس کی یہ کارگزاری اس کی گواہی دیتی ہے کہ اُس زبردست حکمت والے کے سوا کوئی اور اِلٰہ و معبود نہیں ہے۔ وہی اللہ ہے، جو اے محمدؐ، یہ کتاب تم پر نازل کر رہا ہے۔ اس کتاب میں محکم آیات ہیں جو اپنے معانی میں بہت واضح ہیں، یہی کتاب کا حاصل اور اِس کی اصل بنیاد ہیں اور دُوسری ایسی جو معانی کا صحیح تعین کرنے میں مشکل ہیں، تشابہ آیات ہیں۔ جن لوگوں کے دلوں میں حق کی تلاش کے بجائے فتنہ انگیزی اور اپنے علم [حقیقی جہالت] کے غرور سے پیدا ہونے والا ٹیڑھ ہے، وہ فتنے کی تلاش میں ہمیشہ تشابہات ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور اپنے مذموم مقاصد [ulterior motives] کے لیے اُن کی دور از کار تاویلیں کرتے ہیں، حالانکہ اُن آیات کا اصل مفہوم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اِن فتنہ گروں کے مقابلے میں اللہ سے ڈرنے والے لوگ ہی، جو علم کی گہرائیوں میں غوطہ زن ہوتے ہیں، وہ اِن آیات کے حوالے سے بس اتنا ہی کہتے ہیں ہم ان پر ایمان لائے، یہ سب ہمارے رب کے پاس سے آئی ہیں۔ یہ جو کچھ بھی نصیحت کی جارہی ہے اللہ سے بے خوف لوگوں پر بے اثر و بے فایدہ ہے، نصیحت تو صرف اللہ سے ڈرنے والے دانش مند ہی حاصل کر پاتے ہیں۔ گمراہ ہو جانے کے خطرے کے پیشِ نظر اِن "دانش وروں" کے پیدا کردہ فتنوں سے پناہ کے لیے وہ اللہ سے یوں دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! اِن تشابہات کی تاویل سے ہمیں محفوظ رکھ، ہدایت بخشنے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کر دیجیو۔ ہمیں اپنے خزانہ خاص سے رحمت عطا کر کہ تُو بڑا ہی عطا کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! تو یقیناً لوگوں کو ایک دن جمع کرنے والا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ یقیناً اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی کرنے والا ہرگز نہیں ہے۔ ۱۶

بدر کی فتح نے واضح کر دیا تھا کہ اللہ کس کے ساتھ ہے۔ اہلِ کتاب خصوصاً یہود کے لیے اب بہت کم وقت ہے کہ وہ عقل کے ناخن لیں اور اسی طرح مسلمانوں کی صفوں میں گھسے منافقین کو بھی جان لینا چاہیے کہ جلد ہی محمد ﷺ کے مخالفین اور بدخواہ شکست کھا کر مغلوب ہو جائیں گے۔ اللہ نے ایک بے سروسامان قلیل گروہ کو کفار کی نظروں میں قلیل تر کر کے دکھایا کہ وہ تر نگ میں آگئے کہ اِن کو تو گویا چٹکیوں میں مَسل کے رکھ دیں گے اور اسی طرح اہلِ ایمان کو اپنے سے تین گنا سے زائد کفار کو محض دوگنا دکھایا کہ کوئی خاص بات نہیں تھوڑے ہی زیادہ ہیں نبٹ لیں گے۔ اگلی آیاتِ مبارکہ میں سمجھایا جارہا ہے کہ اللہ کے مقابلے میں لوگوں کے جتھے، اولادیں اور مال و دولت کچھ کام نہ آئیں گے۔ یہود و نصاریٰ اور منافقین جان لیں کہ اب ریاستِ مدینہ کو اُبھرنا اور پھیلنا ہے، اللہ جس کی چاہتا ہے تائید کرتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔا ؕ وَ اُولٰٓـئِكَ هُمۡ وَ قُوۡدُ النَّارِ ﴿۱۰﴾ كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۱۱﴾ قُلۡ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَتُغۡلَبُوۡنَ وَ تُحۡشَرُوۡنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدۡ كَانَ لَـكُمۡ اٰيَةٌ فِىۡ فِئَتَيۡنِ الۡتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَ اُخۡرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوۡنَهُمۡ مِّثۡلَيۡهِمۡ رَاۡىَ الۡعَيۡنِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصۡرِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ ﴿۱۳﴾

بے شک جن لوگوں نے انکار کیا ہے، اللہ کے مقابلے میں اُن کا مال کچھ کام نہ دے گا، نہ ہی اُن کی اولاد ۔ اور وہی لوگ دوزخ کا ایندھن بن کر رہیں گے ○ وہی معاملہ ہے، جیسا فرعون کے ساتھیوں اور اُن سے پہلے گزروں کا ہو چکا ہے کہ انھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تو اللہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○ جن لوگوں نے انکار کر دیا ہے، اُن کو بتا دو کہ جلد ہی تم مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے ○ یقیناً تمھارے لیے ایک دوسرے سے نبرد آزما دو گروہوں میں ایک سبق تھا، ایک گروہ اللہ کی راہ میں برسرِ پیکار تھا اور دُوسرا گروہ حق کے منکرین کا تھا۔ دیکھنے والے اپنی آنکھوں سے دوگنا دیکھ رہے تھے۔ مگر اللہ جس کی چاہتا ہے اپنی تائید سے نصرت کرتا ہے۔ بصیرت رکھنے والوں کے لیے اس میں یقیناً بڑی عبرت ہے ○

بے شک، خواہ وہ بنو اسمٰعیل [قریش] ہوں یا بنو اسرائیل یا دیگر کوئی جن لوگوں نے بھی محمدؐ کی پیش کردہ دعوت کا انکار کیا ہے، اللہ کے مقابلے میں اُن کا مال دنیا میں اور نہ ہی آخرت، دونوں جگہ پر کچھ کام نہ دے گا، نہ ہی اُن کی اولاد کام آئے گی۔ اور وہی لوگ دوزخ کا ایندھن بن کر رہیں گے۔ اُن کا وہی معاملہ اور وہی انجام ہے، جیسا فرعون کے ساتھیوں اور اُن سے پہلے گزرے منکرین کا ہو چکا ہے کہ انھوں نے ہماری نازل کردہ آیات کو جھٹلایا تو اللہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اور یہ بات یقینی ہے کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ پس اے محمدؐ! جن لوگوں نے تمھاری دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے، اُن کو اور خصوصاً یہود کو بتا دو کہ جلد ہی تم شکست کھا کر مغلوب ہو جاؤ گے اور یومِ آخرت جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ لوگو! کیا تم نے میدانِ بدر میں اہلِ ایمان کے لیے اللہ کی نصرت کا نظارہ نہیں دیکھا، تمھارے لیے یقیناً اُس جنگ میں ایک دوسرے سے نبرد آزما دو گروہوں کی جنگ، اُن کے اندازِ جنگ اور اُس جنگ کے نتیجے میں ایک سبق تھا، ایک گروہ اللہ کی راہ میں برسرِ پیکار تھا اور دُوسرا گروہ حق کے منکرین کا تھا۔ اہلِ ایمان کے درمیان دیکھنے والے اپنی آنکھوں سے کافر گروہ کو اپنے سے دوگنا دیکھ رہے تھے۔

مگر اللہ پر اعتماد سے اُن کے حوصلے بلند تھے اور نتیجے نے ثابت کر دیا کہ اللہ جس کی چاہتا ہے اپنی تائید سے نصرت کرتا ہے۔ نورِ بصیرت رکھنے والوں کے لیے اس کشمکش میں یقیناً بڑی عبرت ہے۔

انسانوں کی مرغوبات اور اللہ کا انسان مطلوب: اگلی آیاتِ اپنے معانی میں بہت واضح اور آسان ہونے کے باوجود انسانوں کے تزکیے کے لیے اور زندگی گزارنے کے لیے رب العالمین کی جانب سے رہنمائی کے لیے نسخہ کیمیا ہیں۔ زبانی یاد کر کے راتوں کو غور کر کے بار بار آہستہ آہستہ پڑھنے سے دنیا کی حقیقت ظاہر کرنے والی، اللہ کے انسانِ مطلوب کی تصویر نگاہوں میں پھرا دینے والی اور اپنے رب کی جانب سے آخرت کی کامیابی کا دل میں یقین جاگزیں کر دینے والی ہیں۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْمُنْفِقِيْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

لوگوں کے لیے عورتیں، بیٹے، سونے چاندی کے ڈھیر چنیدہ گھوڑے مویشی اور کھیتیاں بڑی ہی مزین کر دی گئی ہیں، یہ دنیا کا بے قیمت سامان ہے، جب کہ بہتر جائے قیام تو اللہ کے پاس ہے○ کہیے کہ کیا میں تمھیں اِن چیزوں سے زیادہ بہتر چیز کی خبر نہ دوں؟ سنو، پرہیزگار بندوں کے لیے ان کے رب کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جہاں وہ اللہ کی رضا کے سائے میں پاکیزہ بیویوں کے ہم راہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر نگاہ رکھے ہوئے ہے○ یہ تو ایسے لوگ ہیں، جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے پس تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمیں دوزخ کی آگ کے عذاب سے بچائیو○ یہ صبر کرنے والے سچے، فرماں بردار، اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور صبح دم اللہ سے معافی چاہنے والے ہیں○ اللہ، فرشتوں اور اہل علم کی گواہی ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ انصاف پر قائم ہے۔ اُس زبردست اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں ہے○

اے لوگو، یہ تمھارے رب کی حکمت وکاری گری ہے کہ دنیا کے دارالامتحان میں لوگوں کے دماغوں میں فٹ لاشعور RAM کے لیے عورتیں، بیٹے، مال ودولت سونے چاندی کے ڈھیر [محلات وجائدادیں اسٹاکس، اثاثے اور بنک بیلنسز]، چنیدہ سواریاں [شان دار گھوڑے، کاریں، ذاتی استعمال کی کشتیاں اور ہوائی جہاز] مویشی اور کھیتیاں وباغات بڑی ہی پسندیدہ و مزّین کردی گئی ہیں، یہ ایک واہمہ، محض دنیا کی حیاتِ مستعار کا بے قیمت سامان ہے، جب کہ مرنے کے بعد آنے والی دائمی زندگی کے لیے ہر طرح کے بے مثال قیمتی ساز وسامان سے آراستہ بہتر جائے قیام تو اللہ کے پاس ہے۔اے محمدؐ آپ لوگوں سے کہیے کہ کیا میں تمھیں تمھاری اِن مرغوب چیزوں [عورتوں، مال و اولاد، سواریاں اور جائدادیں] سے زیادہ بہتر چیزوں کے مالک بننے والوں کی خبر نہ دوں؟ سنو، اللہ سے ڈر کر گناہوں سے بچنے والے پرہیز گار بندوں کے لیے ان کے رب کے پاس بے مثال وروح افزا باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جہاں وہ موت کے خیال سے بے پرواہ، امن وامان سے اللہ کی رضا اور خوشنودی کے سائے میں پاکیزہ بیویوں کے ہمراہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور دینِ حق کے لیے اللہ اپنے اِن متقی بندوں کی جانب سے دی جانے والی قربانیوں اور کار گزاریوں پر نگاہ رکھے ہوئے (monitor) ہے۔اِن متقی، مذکورہ لوگوں کا کیا کہنا، یہ تو ایسے نفیس لوگ ہیں ، جو ہر آن اپنے رب کی بارگاہ میں یوں دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے پس تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمیں دوزخ کی آگ کے عذاب سے بچائیو۔ یہ صبر کرنے والے سچے، فرماں بردار، اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور رات کی آخری گھڑیوں میں صبح دم اللہ سے اپنی کوتاہیوں اور ناکار کردگی پر معافی چاہنے والے ہیں۔ اللہ، فرشتوں اور اہل علم کی گواہی ہے کہ اُس اللہ کے سوا کہ جس کی پرستش کی دعوت محمدؐ دے رہے ہیں کوئی معبود نہیں اور یہ کہ وہ انصاف پر قائم ہے۔اُس زبردست اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

تحویلِ قبلہ کے حکم نے جہاں مسلمانوں کو ایک نیا عزم دیا تھا اور شان دار مستقبل کی نوید سُنائی تھی، چند مہینوں بعد ہی غزوہ بدر میں فتح نے اسلام کے سیاسی غلبے کے ایک افق کو روشن کردیا، صادق الایمان جان گئے کہ اب رہتی دنیا تک اسلام کے ماننے والوں کو دنیا کی رہ نُمائی کرنی ہے، وہ یقیناً جاننا چاہتے ہیں اور مالک کے لیے ضروری ہے کہ اُن کی تائید ونصرت اور تزکیے کے اہتمام کے ساتھ اُن ساری گمراہیوں کے دروازوں کو بھی شناخت کرادے جن میں داخل ہونے سے امامت، رسوائی میں تبدیل ہوتی ہے، سابقہ امتوں نے کس طرح ضلالت وپسپائی کا منہ دیکھا تھا؟ پچھلی گزری ہوئی آیہ مبارکہ [نمبر ۷] میں بتایا گیا تھا کہ کچھ ناب کار اور شر پسند ایسے ہوتے ہیں جو اپنا علم اور تقدس جتانے کے لیے ہمیشہ متشابہات کی دور از کار تاویلات میں پڑے رہے ہیں اور اپنی قیل و قال سے دین کا حلیہ بگاڑتے اور تفرقے ڈالتے رہے ہیں، اِن کو سوائے اپنی

علمیت جتانے اور لوگوں کو اللہ کے بجائے اپنا پیرو کار بنانے کے کوئی دوسری غرض نہیں ہوتی ہے۔ یہ تفرقہ باز اپنی رائے کو علم کے باوجود اللہ کی رائے بنا کر پیش کرتے ہیں اور ضدم ضدا کے باعث اور اپنی ناک اور مسلک کو اونچا ثابت کرنے کی خاطر ایک دُوسرے پر زیادتی کرنے سے باز نہیں آتے۔ یہ اہلِ کتاب امتوں کے بدترین لوگ ہوتے ہیں جو اپنے کرتوتوں سے دین کا حلیہ بگاڑنے کے ساتھ اللہ کے غضب کو دعوت دیتے ہیں، جان لینا چاہیے کہ اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَ مَا
اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ
بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؕ وَ
مَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ
اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَ مَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَ قُلْ
لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ الْاُمِّيّٖنَ
ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ
اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰهُ
۲۶ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ ع

دِین [طرزِ زندگی/نظام زندگی] اللہ کی جانب سے صرف اسلام ہے۔ حاملین کتاب نے اِس دین سے اختلاف کر کے جو طریقے اختیار کیے، وہ علم پا جانے کے باوجود ایک دُوسرے پر زیادتی کرنے کے لیے کیے۔ اور جو کوئی اللہ کی آیات [احکام و ہدایات] کو ماننے سے انکار کر دے، تو جاننا چاہیے کہ اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اب اگر یہ لوگ [مشرکین، یہود یا منافقین] تم سے جھگڑیں، تو ان کے سامنے اعلان کیجیے کہ میں نے اور میری اتباع کرنے والوں نے تو اللہ کی آیات کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہے، پھر جنھیں کتاب دی گئی اور جو اُمّی ہیں اُن سے بھی پُوچھیے کہ کیا تم بھی اِسی طرح اسلام لاتے ہو؟ اگر اسلام لائیں تو ہدایت پا گئے، اور اگر انکار کر دیں تو تم پر تو صرف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے، اللہ اپنے بندوں پر خود نگراں ہے ۲۶○

انسانوں کے سامنے تاریخ کے ہر دور میں زندگی گزارنے کا دِین [نظام زندگی] جو کسی بھی نبی نے اللہ کی جانب سے پیش کیا وہ صرف اسلام رہا ہے۔ حاملین کتاب نے اِس دین خالص سے اختلاف کر کے جو بھی شرک و بدعات کی بنیادوں پر تعمیر مختلف طریق اختیار کیے، وہ انا پرستی، ضِدّم ضدّا اور ناجائز مفادات کے حصول کی کوششوں کا حاصل تھے وہ علما کے طبقات نے علم پا جانے کے باوجود ایک دُوسرے پر زیادتی کرنے کے لیے کیے۔ اور جو کوئی اللہ کی آیات [احکام و ہدایات] کو ماننے سے انکار کر دے، تو اُسے اور اُس کے مقابل مومنین و صادقین جاننا چاہیے کہ اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اب اگر یہ لوگ [مشرکین، یہود یا منافقین] تم سے اِس دین اور اِس کے نفاذ کے حوالے سے فضول

اعتراضات کریں اور جھگڑیں، تو ان کے سامنے اعلان کیجیے کہ میں نے اور میری اتباع کرنے والوں نے تو اللہ کی آیات [احکام وہدایات] کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہے، پھر جنھیں کتاب دی گئی، اُن سے اور جو کسی آسمانی کتاب سے ناواقف اُمی ہیں اُن سے بھی پُوچھیے کہ کیا تم بھی اِسی طرح اسلام لاتے ہو؟ اگر اِسلام لائیں تو بالیقین ہدایت پا گئے، اور اگر انکار کر دیں تو اے محمدؐ تم پر تو صرف ہدایت کو اُن تک پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے، آگے اللہ اپنے بندوں پر خود نگراں ہے، تم اِن کے انکار سے اپنے مشن میں نہ پست ہمت ہونا اور نہ ہی کسی طور اِن کو ہم نوا بنانے کے لیے مصالحت پر آمادہ ہونا۔

صاحبانِ اقتدار کا اہلِ حق پر ظلم

اہلِ کتاب معاشروں میں صرف اور صرف علماء ہی سارے بگاڑ کا باعث نہیں بنے اگرچہ بڑا کردار اُن کا ہی تھا مگر اہلِ اقتدار نے بھی علماء کو لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا کر اہلِ حق پر بڑے ظلم ڈھائے ہیں۔ علمائے یہود نے اہلِ اقتدار کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے انبیاء کو قتل کیا، کیوں کہ انبیاء کی بات ماننے سے اُن کی مذہبی اجارہ داری پر ضرب لگتی اور پیٹ پر لات پڑتی تھی۔ انبیاء کے پیچھے چلنے سے اہلِ اقتدار کو بھی اپنی بدکاریوں کے لیے اور انسانوں پر ظلم وجور کے لیے اِن حاملانِ کتاب کی جانب سے ملی کھلی چھوٹی ختم ہوتی تھی لہذا یہ نہ صرف انبیاء کو قتل کرتے رہے بلکہ اُان لوگوں کو بھی قتل کرتے رہے ہیں، جو انسانوں کو عدل واِنصاف کی طرف بلانے کے لیے اُٹھے۔ خلافتِ راشدہ کے ختم ہوتے ہی مسلم امہ میں بھی دونوں طبقوں نے یہی فساد مچایا کہ اہلِ حق کو اور دین کے حقیقی داعیان کو سرکاری مولویوں کی حمایت سے تہہ تیغ کیا جاتا رہا اور سولیوں پر چڑھایا جاتا رہا۔ گزشتہ چند برسوں [۲۰۱۵-۲۰۲۰] میں مصر اور بنگلہ دیش میں جو کچھ ہوا ہے وہ اِن آیات مبارکہ پر گواہی ہیں کہ مسلمان اُس گوہ کے بل[۱] میں گھس گئے جس کے گھسنے کا نبی اکرم ﷺ کو خطرہ تھا۔ اِن نام نہاد کتاب کے علم برداروں اور انبیاء کی محبت کا دعویٰ کرنے والوں کا عالم یہ تھا کہ جب انھیں اس بات کی دعوت دی جاتی تھی کہ کتاب اللہ سے فیصلہ کر لیں تو پیچھے ہٹ جاتے تھے۔

---

۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ؟ ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے سے پہلی امتوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز میں اتباع کرو گے۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کرو گے۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا پھر اور کون۔ [بخاری؛ كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ:]

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقۡتُلُوۡنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ۙ وَّ يَقۡتُلُوۡنَ الَّذِيۡنَ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡقِسۡطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِى الدُّنۡيَا وَ الۡاٰخِرَةِ ۡ وَ مَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۲۲﴾ اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يُدۡعَوۡنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ وَهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۲۳﴾

جو لوگ اللہ کی آیات [احکام و ہدایات] کو ماننے سے انکار کرتے رہے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے رہے اور اپنے درمیان سے اُن لوگوں کو بھی قتل کرتے رہے ہیں، جو انسانوں کو عدل وانصاف کی طرف بلانے کے لیے اُٹھے، اِن لوگوں کو دردناک سزا کی "خوشخبری" سُنادو○ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دُنیا اور آخرت دونوں میں بے نتیجہ رہے، ان کا دنیا اور آخرت میں کوئی مددگار نہیں ہے○ جن کو الکتاب کے علم میں سے حصّہ ملا ہے، کیا تم نے مشاہدہ نہیں کیا کہ جب اُنھیں کتابِ الٰہی کی طرف بُلایا جاتا ہے تاکہ وہ اُن کے درمیان تنازعات کا فیصلہ کرے، تو ان کا ایک گروہ اعراض کرتا ہے اور یہ ہیں ہی کتاب کی خلاف ورزی کرنے والے○

یہود کی تاریخ پر نظر ڈالو، جو لوگ اللہ کی آیات [احکام وہدایات] کو ماننے سے انکار کرتے رہے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے رہے اور اپنے درمیان سے اُن لوگوں کو بھی قتل کرتے رہے ہیں، جو انسانوں کو عدل وانصاف کی طرف بلانے کے لیے اُٹھے، اِن ظالم وسفّاک لوگوں کو دردناک سزا کی "خوشخبری" سُنادو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال دُنیا اور آخرت دونوں میں بے نتیجہ رہے، اِس دیوالیے سے نکالنے کے لیے ان کا دنیا اور آخرت میں کوئی مددگار نہیں ہے۔ اِن یہود کے، جن کو الکتاب کے علم میں سے تورات والا حصّہ ملا ہے، اخلاقی دیوالیے کی انتہا کا بھی کیا تم نے مشاہدہ نہیں کیا کہ جب اُنھیں کتابِ الٰہی کی طرف بُلایا جاتا ہے تاکہ وہ اُن کے درمیان تنازعات کا فیصلہ کرے، تو ان کا ایک گروہ اس کتاب میں درج فیصلے سے اعراض کرتا ہے اور یہ ناب کار، ہیں ہی کتاب کی خلاف ورزی کرنے والے۔

اہلِ کتاب گم راہی کی آخری حدوں تک کیوں پہنچے

تفرقے بازی، دین کے نام پر پیٹ پوجا، انبیاء کا اور صلحا کا قتل اور کتاب سے بے رُخی؛ یہ سب جرائم ایک اہلِ کتاب

امت میں کیوں کر در آتی ہیں ؟اِس بناپر کہ یہ اِس جھوٹے پندار میں مبتلا ہوئے ہیں کہ آخرت کی آگ تو ہمیں چھوئے گی تک نہیں، مگر بس چند روز! اُن کی افترا پردازیوں نے اُن کو اپنے دین کے معاملے میں بڑے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آخرت سے بے پرواہی نے اِن سے آخرت پر ایمان ہی نہیں اللہ اور کتابوں پر ایمان بھی چھین لیا ہے۔یہود کی اِن بد اعمالیوں اور کرتوتوں کا تذکرہ بلا شبہ اُن کو آئینہ دکھا کر توبہ کرنے کی دعوت بھی تھا مگر ساتھ ہی اہلِ ایمان کو بھی یہ سمجھانا مقصود ہے کہ تم یہود کی راہوں پر نہ چلے جانا۔امامت ملنے پر اللہ کے آگے جھکتے چلے جانا اور ہر آن دعا کرتے رہنا کہ بادشاہی کے مالک اہلِ ایمان کو اقتدار عطا فرما تا کہ زمین پر وہ تیرے دین کو نافذ کریں۔ یہ اقتدار تجھ سے اِس لیے طلب کرتے ہیں کہ تُو جسے چاہے، حکومت عطا کر دیتا ہے اور جس سے چاہے یہ چھین لیتا ہے۔ جسے چاہے، عزّت بخشتا ہے اور جس کو چاہے، ذلیل کرتا ہے، پس تیرے دین کے غلبے کے لیے تیرے ہی آگے دست بہ دعا ہوتے ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَّ غَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۟ وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾

یہ اِس بنا پر کہ ان کا یہ کہنا ہے کہ آگ تو ہمیں چھوئے گی تک نہیں، مگر بس چند روز! اُن کی افترا پردازیوں نے اُن کو اپنے دین کے معاملے میں بڑے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ مگر کیا حال ہو گا اُن کا جب ہم انہیں اکٹھا کریں گے اُس روز، جس کے آنے میں کوئی شک نہیں! اور پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اُن پر کوئی ظلم نہ ہو گا ○ یوں دُعا کرو! اے اللہ! بادشاہی کے مالک! تُو جسے چاہے، حکومت عطا کر دیتا ہے اور جس سے چاہے یہ چھین لیتا ہے۔ جسے چاہے، عزّت بخشتا ہے اور جس کو چاہے، ذلیل کرتا ہے۔ ساری بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے! ○

ان کی یہ طرّم خانی اِس بنا پر ہے کہ اُن کے مذہبی لیڈروں نے اُن کو شفاعت کی جھوٹی لوریاں سنا دی ہیں ان کا یہ کہنا ہے کہ جہنم کی آگ تو ہمیں چھوئے گی تک نہیں، اگر سزا ملی بھی تو بس چند روز! اُن کے علماء کے من گھڑت انبیا اور اولیا کی جانب سے شفاعت کے عقیدوں اور افترا پردازیوں نے اُن کو اپنے دین کے معاملے میں بڑے دھوکے میں ڈال

رکھا ہے۔ مگر کیا حال ہو گا اُن گھڑنے والے یہود کے علماء کا اور مویشیوں کی مانند اُن کے پیچھے چلنے والے عوام کا جب ہم انہیں اکٹھا کریں گے اُس روز، جس کے آنے میں کوئی شک نہیں! اور پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اُن پر کوئی ظلم نہ ہو گا۔ اے اللہ پر اور اُس کے رسولؐ پر ایمان لانے والو! یوں دُعا کرو! اے اللہ! مُلک کی بادشاہی کے مالک! تُو جسے چاہے، حکومت عطا کر دیتا ہے اور جس سے چاہے یہ چھین لیتا ہے۔ جسے چاہے، عزّت بخشتا ہے اور جس کو چاہے، ذلیل کرتا ہے۔ ساری بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، ہمیں اِس سرزمین میں اپنے دین کو سربلند کرنے کے لیے اِن مشرکین، یہود اور منافقین کے مقابلے میں عزت و سرافرازی عطا فرما!

اہلِ ایمان اپنے لوگوں کو چھوڑ کر دوسروں کو دوست نہ بنائیں

غزوہ بدر میں فتح کے بعد جب یہ واضح ہو گیا ہے کہ قریش اب مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے یہود سے مدد حاصل کریں گے اور یہود کو بھی یہ معلوم ہو گیا ہے کہ مدینے میں اُن کی بقا اب صرف اس بات میں ہے کہ یا تو ایمان لے آئیں، جو انھیں ہرگز نہیں لانا، پس ایک ہی راہ ہے کہ مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوشش میں لگ جائیں! یہود کے ساتھ دشمنی کا یہ منظر نامہ جب اُبھر کے سامنے آیا تو سوال یہ پیدا ہوا کہ اوس و خزرج کی یہود کے ساتھ پرانی دوستیوں اور معاہدوں کا کیا ہو گا؟ اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے دوٹوک جواب یہ ہے کہ مومنین کے مقابلے میں کافروں کو ہرگز دوست نہ بناؤ، نہ اِن کے خیر خواہ رہو [سوائے اصلاحِ ایمان کی تمنا کے] اور نہ ہی اِن سے رازداری اور دلی دوستی کا تعلق رکھو۔ آج مسلمان ممالک آپس میں ایک دوسرے سے دشمنی اور عداوت رکھتے ہیں اور غیر مسلم طاقتوں کے سامنے چار ٹانگوں والے جانور کی طرح دم ہلا ہلا کر اعلانِ وفاداری کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جیسی کہ بڑی اُن کی ذات ہے، اس معاملے میں اپنی ذات سے ڈراتے ہیں، یہ قرآن کریم میں ڈراوے کا انتہائی بلند ترین اظہار ہے۔ الفاظ دیکھیے، ڈر، ڈر جائیے اور کانپ، کانپ جائیے: وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اللہ تمھیں خود اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور پلٹ کر تو اُسی کی طرف جانا ہے ○ پھر سوچنے اور غور کرنے کی بات یہ ہے کہ ایک مرتبہ نہیں بلکہ اس یاددہانی کے بعد کہ 'آگاہ کر دو کہ جو بھی تمھارے دلوں میں ہے، اُنھیں چاہے تم چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ اُن کو جانتا ہے، اور وہ آسمان و زمین کی ہر چیز سے واقف ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ جب ہر فردِ بشر اپنی کی ہوئی نیکی کو اپنے سامنے موجود پائے گا اور جو برائی کی ہو گی اس کو

بھی۔وہ آرزو کرے گا کہ کاش ابھی اس کے اور اس دن کے درمیان ایک طویل مدت باقی ہوتی' پھر وہی سخت ترین ڈراوا دہرایا جاتا ہے: وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ اللہ تمھیں خود اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے○

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي
الَّيْلِ ۫ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۫ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ
مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ
اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَ يُحَذِّرُكُمُ
اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ
اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ
اللّٰهُ ؕ وَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ
وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ
كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖۚ وَّ مَا
عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗٓ
اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ
رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ۳۶ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ ۳۶
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
﴿۳۱﴾ قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَإِنْ تَوَلَّوْا
فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

تیری ذات ہے کہ جو رات کو دن میں پِرو دیتی ہے اور دن کو رات میں لے جاتی ہے۔ تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب سامانِ زندگی دیتا ہے○ مومنین، اپنی جمیعت کے لوگوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست ہر گز نہ بنائیں۔ جو ایسا کرے گا اُس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں مگر کوئی طرزِ عمل، جو اُن کے شر سے کسی طور بچاؤ کے لیے ہو۔ اللہ تمھیں خود اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور پلٹ کر تو اُسی کی طرف جانا ہے○ آگاہ کر دو کہ جو بھی تمھارے دلوں میں ہے، اُنھیں چاہے تم چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ اُن کو جانتا ہے، اور وہ آسمان و زمین کی ہر چیز سے واقف ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے○ جب ہر فردِ بشر اپنی کی ہوئی نیکی کو اپنے سامنے موجود پائے گا اور جو برائی کی ہو گی اس کو بھی۔ وہ آرزو کرے گا کہ کاش ابھی اس کے اور اس دن کے درمیان ایک طویل مدت باقی ہوتی، اللہ تمھیں خود اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے○ ۳۶ اے نبی! کہو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں کو معاف فرما دے گا۔ اللہ بڑا معاف کرنے والا اور سدا رحیم ہے۔ کہو کہ اللہ اور رسول کی اطاعت قبول کر لو پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو بلاشبہ ایسے کافروں سے اللہ محبت نہیں کرتا۔

اے پروردگار، تیری تو وہ قادرِ مطلق و بابرکت ذات ہے کہ جو رات کو دن میں پِرو دیتی ہے اور دن کو رات میں لے جاتی ہے۔ تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی ہے کہ جسے چاہتا ہے بے حساب سامانِ زندگی دیتا ہے۔ تجھ سے کیا عجب کہ ہمیں بھی سرافراز فرما! مومنین، اپنی جمعیت کے لوگوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست ہرگز نہ بنائیں۔ جو ایسا کرے گا اُس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں، مگر کوئی طرزِ عمل جو اُن کے شر سے کسی طور بچاؤ کے لیے مقصود ہو تو قابلِ معافی ہے۔ اِس معاملے میں نافرمانی کا خیال بھی دل میں نہ لانا جبّار و قہّار اللہ تمھیں خود اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور پلٹ کر تو ہر ایک کو اُسی کی طرف جانا ہے۔ اے نبی! جو لوگ تمھارے گرد ہیں اُن کو آگاہ کر دو کہ جو بھی تمھاری نیتیں، خدشے، خیالات اور تحفظات دلوں میں ہیں، اُنھیں چاہے تم چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ اُن کو جانتا ہے، اور وہ آسمان و زمین کی ہر چیز سے واقف ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ دن ضرور آئے گا، جب ہر فردِ بشر اپنی کی ہوئی نیکی کے پھل کو اپنے سامنے موجود پائے گا اور جو بھی برائی کی ہو گی اس کی سزا کو بھی۔ وہ آرزو کرے گا کہ کاش ابھی اس کے اور اس دن کے درمیان ایک طویل مدت باقی ہوتی، سنو، جبّار و قہار اللہ تمھیں خود اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے۔ ۳۶ اے نبی! مخلص ایمان والوں سے کہو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی (یعنی رسول اللہ کی پیروی) کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھاری خطاؤں کو معاف فرما دے گا۔ اللہ بڑا معاف کرنے والا اور سدا رحیم ہے۔ ایمان کے لمبے چوڑے دعوے کرنے والے دنیا پرستوں سے کہو کہ اللہ اور رسُول کی اطاعت ڈھنگ سے قبول کر لو پھر اگر وہ اِس دعوت سے منہ موڑ لیں تو بلاشبہ ایسے کلمہ گو کافروں (انکاریوں/منافقین) سے اللہ محبت نہیں کرتا۔

☆☆☆☆☆

الحمدللہ، غزوہ بدر کے بعد نازل ہونے والی سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کی پہلی تقریر جو پہلے تین رکوع اور اگلی دو مزید آیات پر مشتمل ہے مکمل ہوئی۔ اِس سورہ مبارکہ کی دوسری تقریر اگلی آیات ۳۳ تا ۶۳ پر مشتمل ہے، جو سنہ ۹ ہجری میں وفد نجران کی آمد کے موقع پر نازل ہوئی تھی لٰہذا وہ اس کتاب میں اپنی نزولی ترتیب پر ۱۲ ویں جلد میں بیان ہو سکے گی اِن شاء اللہ العزیز۔ آج ۲۳ مارچ ۲۰۲۰ء کو شام پانچ بجے اس حال میں یہ تحریر مکمل ہوئی ہے کہ پورے صوبہ سندھ میں پندرہ روز کے لیے کورونا (corona) وائرس سے بچنے کے لیے لاک ڈاؤن ہے، ہمیں گھروں سے نہ نکلنے کی ہدایت بلکہ نکلنے پر ایک نوع کی پابندی ہے، بیشتر دنیا کا یہی حال ہے، سعودی عرب میں بیت اللہ اور مسجدِ نبوی سمیت مساجد میں نماز باجماعت بند ہے۔ اللہ اپنا رحم فرمائے۔